غار ثور میں حضرت ابو بکرؓ کو فرمایا ۔ لاتحزن ان
اللہ معنا ۔ اسکت یا ابابکر اثنان اللہ
ثالثھما ۔ غزوۂ حنین میں جب مسلمان بھاگ کھڑے
ہوئے آپ نے فرمایا ۔ انا النبی لاکذب انا ابن
عبد المطلب ۔ کسریٰ کے سفیر گرفتار کرنے آئے
مگر وہ حضور کا سکون اور اطمینان سے بھرا ہوا
جواب سن کر حضور کے رعب کی وجہ سے کانپنے
لگ گئے ۔ آپؐ کو اللہ تعالےٰ سے حد درجہ کی
محبت تھی ۔ چنانچہ بارش اترتی تو فرماتے ۔ حدیث
عھد بربہ وفات کے وقت بالرفیق الاعلےٰ
کہکر اسی محبت کا اظہار کیا ۔ آپ دوسرے سے
خدا تعالےٰ کا کلام سنکر چشم پرآب ہو جاتے ۔
اذا عیناہ تذرفان (۷) خشیۃ اللہ ۔ آپ
عذاب کی جگہوں سے جلدی گذر جاتے ۔ جیسا
کہ غزوہ تبوک میں کیا ۔ بادل اور آندھی کیوقت
آپ کو سخت گھبراہٹ ہوتی ۔ کسوفؐ و خسوف
کے وقت دعاء فرماتے ہیں ۔ نماز پڑھتے صدقہ
دیتے ۔ آپؐ اپنے اعمال پر بھروسہ نہ تھا ۔ فرمایا ۔
ما ادری ما یفعل بی یوم القیامۃ ۔
(۸) حدود اللہ کے لئے غیرت ۔ حدود اللہ کے
لئے آپ امیر و غریب میں کوئی نہ فرماتے ۔ مخزومی
عورت کے متعلق اسامہ کی سفارش کو بُرا جانا ۔
لو سرقت فاطمۃ لقطعت یدھا ۔ حضرت
عائشہؓ کی شہادت کہ حضور نے اپنے نفس کیلئے
کبھی انتقام نہیں لیا ۔ صرف حدود اللہ کے لئے
انتقام لیتے ۔ ما انتقم رسول اللہ لنفسہ فی
شئی قط الا ان ینتہک حرمۃ اللہ فینتقم
اللہ بھا ۔
(۹) شعائر اللہ کی تعظیم ۔ حدیبیہ کے موقعہ پر حرم
مکہ کی تعظیم کیوجہ سے دشمن کی ہر ایک بات مان کر
صلح کرلی ۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ نے جنگ میں
پیشدستی کرنے سے منع فرمادیا ۔ حکم دیا ۔ کہ جو شخص کعبہ
میں داخل ہو جائے ۔ یا اپنے گھر کا دروازہ بند
کرلے ۔ اسے امن دیا جائیگا ؛
(۱۰) خدا کے نام کیلئے آپکی غیرت ۔ اُحد کیموقع
پر ابوسفیان کے مقابل میں پہلے خاموش رہنے کا
حکم دیا ۔ مگر جب اس نے کہا اعل ھبل ۔ تو آپ
خاموش نہ رہ سکے ۔ اور فرمایا کہ اس کو جواب دو ۔
اللہ اعلےٰ واجل ۔ آپؐ نے دہر (زمانہ) کو بھی
گالی دینے سے منع فرمایا ۔ کیونکہ دراصل ہر چیز کا
کرنے والا خدا ہے ؛
(۱۱) آپ کو توحید کیلئے تڑپ اور شرک سے نفرت تھی
آپؐ نے شرک کی بیخکنی کی اور ملک کو بُت پرستی سے
پاک کردیا ۔ بدر کے موقعہ کی دُعاء ظاہر کرتی ہے
کہ حضور کو اس وقت بھی یہی تڑپ تھی کہ یہ جماعت
بچ رہے ۔ تا دنیا میں واحد خدا کی پرستش ہو ۔

جن جن باتوں میں ذرہ بھی شرک کا شائبہ ہوتا۔ آپ
ان کو روک دیتے۔ آپ نے مطونا بنوء کذا و کذا
کہنے سے روکا۔ من یعص اللہ ورسولہ کی بجائے
اللہ اور رسول کو ملا کر من یعصہما کہنے سے
روکا تا رسول اور اللہ کا یکجائی طور پر ذکر نہ ہو۔
آپ اس وقت دنیا میں اکیلے موحد تھے ؛

(۱۲) حضور کی قلبی پاکیزگی (ا) حضور کے
عقائد پاکیزہ حضور کی قلبی پاکیزگی کی دلیل ہیں
(ب) قرآن شریف جیسی کامل اور پاکیزہ تعلیم کا نزول
آپ کی قلبی طہارت کی دلیل ہے۔ (ج) حضور
کی روزمرہ کی دعائیں بتاتی ہیں۔ کہ حضور کو کن
چیزوں سے نفرت تھی۔ اور کن چیزوں سے محبت
تھی۔ مثال کے طور پر دیکھو حضور کی دعا۔ اللھم
اجعل فی قلبی نورا الخ حضورؐ کی دعائیں اخلاقی
تمدنی اور روحانی تعلیمات پر مشتمل ہیں نیز ان
دعاؤں سے حضور کے پاکیزہ خیالات و جذبات
کا علم حاصل ہوتا ہے (د) حضور وہ اسباب
کام میں لاتے۔ جن کے ذریعہ سے دل صاف
و پاک ہوتا ہے۔ مثلاً غض بصر۔ روزہ رکھنا۔
احتساب سے کام لیتے ؛

(ھ) ہمیشہ موت کو یاد رکھتے "میں نہیں ہوں
دنیا میں مگر ایک مسافر کی طرح" (و) دل کے
متعلق فرمایا۔ ان فی الجسد مضغۃ اذا
صلحت صلح الجسد کلہ ؛

تعلق بالعباد

اوّل آپ کا ازواج مطہرات سے سلوک (۱)
آپ چاہتے کہ آپ کی ازواج مطہرات بھی آپ
کی طرح دنیا کے مال و متاع سے بے رغبتی اختیار
کریں۔ چنانچہ آپ نے ان کو فرمایا۔ ان کنتن
تردن الحیوۃ الدنیا و زینتھا فتعالین
امتعکن و اسرحکن سراحا جمیلا۔ (۲)
بی بیوں میں عدل کرتے۔ سفر پر بھی ایک بی بی
ساتھ رکھتے۔ اور قرعہ اندازی سے اس کا انتخاب
فرماتے تا عدل میں فرق نہ آئے (۳) آپ کی
اپنی بی بیوں سے وفاداری۔ حضرت خدیجہؓ کا
ہمیشہ ایسے رنگ میں ذکر فرماتے۔ کہ سنکر دوسری
بی بیوں میں رشک پیدا ہوتا۔

حضرت عائشہؓ کی روایت۔ آپ حضرت خدیجہؓ
کی سہیلیوں پر بھی احسان فرماتے رہتے۔ اور
ان کو ہدایا بھیجتے رہتے ؛

(۴) بی بیوں کی دلداری اور محبت کا اظہار
جہاں بی بی نے منہ رکھ کر پانی پیا۔ وہیں
خود منہ رکھکر پانی پیا۔ حضرت عائشہؓ کو
حبشیوں کے جنگی کرتب پردہ کے پیچھے سے
خود کھڑے ہو کر دکھائے۔ حضرت عائشہؓ کے
ساتھ اونٹ کی دوڑ میں مقابلہ کیا۔ اور پہلی

مرتبہ عمداً اونٹ کو تیز نہ کیا۔ کھانے کے متعلق
کبھی نکتہ چینی نہ فرمائی۔
بی بیوں کی خاطر داری سے شہد کھانا ترک فرما
دیا۔ حضرت عائیشہ کو چھوٹی عمر میں اپنی ہم عمر
لڑکیوں کے ساتھ گڑیوں وغیرہ کے ساتھ کھیلنے
نہ روکتے۔ ایساہی اپنی بی بیوں کو عورتوں
کے گیت سننے سے نہ روکتے (۵) بی بیوں کے
باہمی معاملات میں عدل سے فیصلہ فرماتے۔ حضرت
عائیشہ رض نے دوسری بیوی کا کاسہ توڑ دیا۔ تو
آپؐ نے فرمایا۔ اس کے کاسہ کے عوض میں کاسہ
دیدو۔ (۶) بی بیوں سے نرم سلوک {
آپؐ کی نرمی سے فائدہ اٹھاکر بی بیاں بعض
اوقات آپ سے جھگڑا بھی کر لیتیں۔ مگر آپ کچھ
نہ کہتے۔ ایک دفعہ ناراضگی کا صرف اس حد تک
اظہار کیا۔ کہ ایک مہینہ کے لئے ان کی اصلاح
کیلئے سب سے الگ ہو گئے۔ مگر سخت کلامی وغیرہ
سے کام نہ لیا۔ اور ۳۰ دن پورے بھی نہ کئے
بلکہ ۲۹ دن کے بعد ہی اُتر آئے۔ آپؐ کی موجودگی
میں گھر میں عورتیں آزادی سے اونچی کلام
وغیرہ بھی کر لیتیں۔
ایک دفعہ حضرت عمر رض کے آنے پر عورتوں کا
چھپ جانا۔ اور حضرت عمر رض کی ملامت پر
ان کا جواب ؎

(۷) آپ کی حسن معاشرت کا اثر بی بیوں پر
آپؐ کی بی بیوں نے دنیا کی زینت اور مال
کو ترک کر کے آپ کو اختیار کیا۔ امّ حبیبہ رض نے
اپنے باپ ابوسفیان کے نیچے سے آپ کی
جائے نماز نکال لی۔ اور اس بات کو برداشت
نہ کر سکی۔ کہ کوئی مشرک خواہ وہ ان کا باپ ہی
ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز
پر بیٹھے۔
ایک بیؔ بی نے آپ سے درخواست کی۔
کہ آپ اس کی ایک رشتہ دار عورت سے شادی
کر لیں (۸) آپ کے نزدیک بہتر انسان وہ
تھا۔ جو اپنے گھر والوں سے بہتر سلوک کرے
خیرکم خیرکم لاھلہ (الحدیث) (۹)
مندرجہ ذیل امور ثابت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے
زیادہ شادیاں تعیش کے لئے نہیں کی تھیں۔
آپکی سادہ زندگی۔ باوجود بادشاہ ہونے کے
درویشوں کی طرح زندگی بسر کی۔ آپؐ کو جذبات
پر قابو تھا۔ آپ کے جوانی کے زمانہ میں
چالیس سال کی بیوہ عورت کے ساتھ نکاح
کیا۔ اور پچاس سال کی عمر تک اُسی کے
ساتھ نباہ کیا۔ آپ بی بیوں کے تعلقات میں
بھی حیا سے کام لیتے تھے۔ ایسے ہی بی بیاں
بھی۔ حضرت عائیشہ رض فرماتی ہیں۔ کہ مادای

تھی وہما دبیت منہ - آپؐ نے صرف ایک
کنواری عورت سے شادی کی باقی سب بیوہ
تھیں - اور اکثر عمر رسیدہ تھیں - جن سے خویشیا
و مصالح کے ماتحت شادیاں کی گئیں یہ شادیاں
بجائے تعیش کا سامان ہونے کے آپ کے
لئے ایک بوجھ تھیں - آپؐ کی پاکیزگی اور تقدس
کا یہ حال تھا - کہ مخصوص تعلقات کے وقت
بھی خدا تعالےٰ کو یاد کرتے - اور دعا پڑھتے
آپؐ کی زندگی ان تمام باتوں سے پاک تھی
جو عیش پسند آدمیوں میں پائی جاتی ہیں -
آپؐ کو حضرت عائشہؓ سے بوجہ اس کے کہ
وہ ذہین تھی - اور دین کی باتوں کو خوب
سمجھتیں - اور دوسروں کو سکھاتی تھیں زیادہ
محبت تھی - اور آپ ان کے گھر رہنا زیادہ
پسند فرماتے تھے - مگر باوجود اس محبت کے
آپ نے دوسری شادیاں کیں - جس سے ظاہر
ہے - کہ دوسری شادیاں دیگر ضرورتوں اور
مصلحتوں کے ماتحت تھیں - ورنہ عائشہؓ کی محبت
زیادہ شادیوں سے مانع ہونی چاہئے تھی -
پردہ کی تعلیم پر خود عمل کرنا اور دوسروں سے
کرانا بھی ظاہر کرتا ہے - کہ آپ عورتوں اور
مردوں میں پاکیزگی کے پھیلنے کو پسند کرتے تھے
یہ تعلیم عیش پسند انسانوں کی عادات کے منافی ہے
غض بصر پر عمل کرنا اور کرانا بھی اسی نتیجہ کی
طرف راہنمائی کرتا ہے - باریاں مقرر کرنا اور
بیماری میں بھی اس باری کا پورا پورا اہتمام
رکھنا آپ کی پاکیزگی کی ایک دلیل ہے - آپ
دعا کرتے ھذا قسمی فلا تؤاخذنی فیما لا
اقدر - یعنی اے میرے رب جو میرے بس کی
باتیں ہیں - یعنی ہر ایک امر میں انصاف کرنا اور
عدل سے کام لینا وہ تو میں ایسے طور پر کرتا
ہوں - باقی بعض سے زیادہ محبت ہونا یہ میرے
اختیار سے باہر بات ہے - اس کی وجہ سے مجھے
نہ پکڑیو - عیاش لوگ ان سے تعلق رکھتے ہیں -
جن سے محبت ہوتی ہے - دوسریوں کو معلقہ
چھوڑ دیتے ہیں - آپؐ نے دوسروں کو بھی تعلیم
دی - کہ شادی کے لئے اپنے انتخاب کا مدار
جمال - حسب و نسب اور مال پر نہ رکھو - بلکہ
دیندار عورت کو ترجیح دو - علیک بذات
الدین تربت یداک - آپؐ کی کثرت ازدواج
کی ایک یہ بھی وجہ ہے - کہ مطلقہ کے نام کے
ساتھ جو ایک قسم کی ذلت لگی ہوئی تھی - اسکو
دور کیا جائے - آپؐ کی کثرت ازدواج کی ایک
ضرورت یہ تھی - کہ آپکی بی بیاں نہ صرف اناث
بلکہ ذکور میں بھی دین کے ایک حصہ کے سکھانے
اور آپ کے اخلاق کے ایک حصہ کے پھیلانے

کا ذریعہ ہوں - آپ نے فرمایا - نصف دین
حضرت عائشہ سے سیکھو - آپ ﷺ ایسے لوگوں کو
جن کی شادی نہ ہوتی - نکاح کی تاکید کرتے
تھے اور فرماتے کہ جن کو نکاح کرنیکی استطاعت
نہ ہو - وہ کثرت سے روزے رکھے - اس سے
ظاہر ہوتا ہے - کہ آپ تمام لوگوں میں پاکیزگی
پسند کرتے تھے - آپ ﷺ ایسے مقامات سے بھی دور
رہتے - جہاں بدظنی کا احتمال ہو سکے - اعتکاف
کے دنوں میں آپ کی ایک بی بی کے آنے
اور دو صحابہؓ کے پاس سے گذرنے کا واقعہ

دوم - آپ ﷺ کی پاکیزہ زندگی سیاسی تعلقات کی رو سے

(۱) آپ نے جنگ میں کبھی ابتدا نہیں کی -
قاتلوا الذین یقاتلونکم (۲) آپ نے کبھی
جنگ میں اعتداء کی اجازت نہیں دی فان
عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ -
(۳) آپ نے بوڑھوں - عورتوں - بچوں
درویشوں کو قتل کرنے - باغوں - درختوں
کے تنوں کو کاٹنے - مکانات کو جلانے معبدوں
کو گرانے سے روکا (۴) آپ شبخون نہیں
کرتے تھے (۵) آپ نے جنگ میں مکر - فریب
یا دھوکا یا جھوٹ سے کبھی کام نہیں لیا -
(۶) آپ

آپ ہمیشہ صلح اور امن کو مقدم رکھتے - اور
دشمن کی ہی پیش کردہ شرائط پر باوجود طاقت
اور قوت کے صلح کر لیتے - مثلاً حدیبیہ کا واقعہ
جھگڑا ختم کرنے کے لئے آپ نے حضرت علیؓ
کے انکار کے بعد معاہدہ کے کاغذ میں سے
رسول اللہ ﷺ کا لفظ کاٹ دیا - جنگ ابواء اور
عشیرہ میں صرف اس بات پر صلح کی - کہ اہل اسلام
کو آئندہ تنگ نہ کیا جائے - وان جنحوا للسلم
فاجنح لہا وتوکل علی اللہ (۸) مدینہ پہنچتے ہی
یہود کے ساتھ معاہدہ امن کیا - (۹) آپ
جہاں گئے - معاہدہ امن قائم کیا (۱۰) معاہدہ
کی پوری پوری پابندی کرتے - صلح حدیبیہ کے
بعد ابو جندل کو واپس کر دیا - مکہ سے بھاگ کر
مدینہ جانیوالے مسلمانوں کو اپنے ہاں جگہ نہ
دی - یہود کے معاہدہ کو جب تک انہوں نے
کھلم کھلا بار بار نہ توڑا - آپ اس کو نباہتے
گئے (۱۱) آپ قیدیوں سے نیک سلوک
کرتے - قیدیوں کو قتل نہیں کرتے تھے - بعض
اوقات بغیر جزیہ کے بھی آزاد کر دیتے - بدر
کے قیدیوں سے نیک سلوک اور انکی شہادت
(۱۲) غیر مسلم رعایا کو مذہبی آزادی حاصل تھی -
حفاظت کے عوض صرف جزیہ لیا جاتا تھا -

ان سے فوجی خدمت اور ملک کی حفاظت کا
کا کام نہیں لیا جاتا تھا۔ لا اکراہ فی الدین
(۱۳) جنگ کی غرض امن اور مذہبی آزادی کا
قائم کرنا تھی (۱۴) آپ اپنے دشمنوں کے
احساسات کا بھی خیال رکھتے۔ بعض سرداروں
کی بیٹیاں جو جنگ میں اسیر ہوئی تھیں۔ ان
کو بجائے عام مسلمانوں میں تقسیم کرنے کے
آزاد کر دیا۔ اور خود ان سے شادی کی مثلاً
حفصہ و جویریہ اس سلوک کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ
جویریہ کا تمام قبیلہ اس احسان کی وجہ سے
مسلمان ہو گیا۔ اسی طرح ابوجہل کے بعد ابوسفیان
مشرکین مکہ کا لیڈر تھا۔ جب اس کی بیوہ لڑکی
ام حبیبہ حبشہ کی ہجرت سے کئی سال کے بعد
واپس مدینہ میں آئی۔ تو آپ نے اس سے شادی
کی تا اس ذریعہ سے ابوسفیان کے ساتھ تعلقات
رشتہ داری قائم ہوں۔ اور جنگ کا خاتمہ ہو
ایسے امور بھی کثرت ازدواج کا موجب ہوئے
(۱۵) آپ سیاسی امور میں مشورہ اور تدبیر
سے کام لیتے۔ جیسا کہ غزوہ خندق میں ہوا۔
(۱۶) آپ خطرناک دشمن کو بھی اس کے پناہ
مانگنے پر پناہ دیتے (۱۷) آپ نے کامل مذہبی
رواداری کو قائم کیا۔ نجران کے وفد کو اپنی
مسجد میں گرجا کرنے کی اجازت بخشی۔ (۱۸)
آپ نے اتحاد کے قیام اور اطاعت کی روح
پھونکنے کے لئے امراء اور نقباء کا تقرر فرمایا
اور نماز باجماعت۔ جمعہ۔ عیدین۔ حج کا حکم
دیا :

(۱۹) زنا۔ چوری۔ قتل اور ایسے ہی دیگر جرائم
کے لئے سزائیں تجویز فرمائیں :

جؤا۔ سود۔ شراب اور اکل حرام سے
منع فرمایا۔ (۲۰) حقیقی بڑائی کا معیار تقویٰ
کو قرار دیا نہ ذات کو۔ اِنَّ اکرمکم عنداللہ
اتقاکم :

سوئم۔ آپ کا سلوک (۱) آپ کی دایہ حلیمہ
اپنے محسنوں سے کے مدینہ آنے پر
آپ اس کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اس کیلئے
اپنی چادر بچھائی۔ قحط کے ایام میں اس کو
ایک اونٹ اور چالیس بکریاں بطور ہدیہ کے
دیں۔ (۲) غزوہ حنین کے موقعہ پر بنی ثقیف
کے چھ ہزار قیدیوں کو حلیمہ کے تعلق کی وجہ
سے آزاد کر دیا (۳) اپنے رضاعی بہنوں
اور بھائیوں سے ہمیشہ محبت سے پیش آتے
(۴) ابوطالب کے اسلام لانے سے انکار
کرنے پر فرمایا۔ اچھا میں آپ کے لئے اپنے
رب سے معافی مانگوں گا۔ اگر میں روک نہ
دیا جاؤں :

ہمسائیوں سے   پکاتے تو ہمسایوں کو
بھی دیتے (۲) فرمایا۔ اگر سالن پکاؤ تو شوربا
زیادہ ہو تا ہمسایوں کو بھی دے سکو ۔

آپ دشمن صاحب کمال لوگوں کی قدر کرتے (۱) حاتم طائی کی لڑکی جنگ
میں قید ہو کر آئی ۔ آپ نے صرف اس لئے آزاد
کر دیا۔ کہ وہ حاتم طائی کی لڑکی ہے۔ جو غریبوں کے
کام کیا کرتا تھا۔

آپ کا اپنے خدام سے سلوک۔ انس کی شہادت
کہ مجھے نہ کبھی جھڑکا نہ ٹوکا۔

آپ کا بیوگان۔ یتامیٰ اور مساکین سے سلوک (۱) آپ نے ہمدردی کی راہ سے بعض
بیوگان سے جن کے خاوند جہاد میں شہید
ہوئے نکاح کیا۔ جیسے امّ سلیم ۔
(۲) ایسا ہی آپ نے بعض دیگر رسیدہ بیوگان
سے نکاح کیا۔ جیسے سودہ جس نے بعد میں اپنی
باری بھی آپ کو بخش دی۔ حضور نے ان عمر
رسیدہ بیوگان سے شادی کرکے دوسرے
مسلمانوں کو بیوگان اور یتامیٰ کی پرورش اور
خبرگیری کا سبق سکھایا۔
(۳) آپ نے فرمایا۔ الساعی علی الارملۃ
والمساکین کالساعی الخ (۴) آپ نے فرمایا۔

ساتھ جنت میں اس طرح ہوگا۔ جس طرح
دو انگلیاں۔ (۵) کناسہ مسجد کے فوت ہو جانے
کے بعد آپ نے قبر پر جا کر جنازہ پڑھا (۶) آپ
غلاموں کی دعوت کو خوشی سے قبول فرماتے۔
کان یجیب دعوۃ المملوک (۷) آپ نے
غرباء کی امداد کے لئے علاوہ دیگر صدقات کے
زکوٰۃ فرض کردی۔ یوخذ من اغنیاءھم
و یرد الی فقراءھم (۸) غریبوں کی امداد
کے لئے تحریص فرمائی۔ اتقوا النار و لو بشق
التمر (۹) بعض اوقات غرباء کی چیز خرید کر قیمت
بھی دیدیتے اور چیز بھی انہی کو واپس فرما دیتے
(۱۰) قبیلہ مضر کے چند اشخاص کو فقر و فاقہ کی حالت
میں دیکھ کر حضور کا رنگ متغیر ہو گیا۔ ان کیلئے
چندہ جمع ہو جانے سے آپ کے چہرہ کا رنگ
چمکنے لگا ۔

آپ کی مہمان نوازی:۔ باہر سے مہمان آتے
بعض کو خود گھر لے جاتے۔ اور باقی کو صحابہ میں
تقسیم فرما دیتے (۲) مہمان نوازی کو حق قرار
دیتے۔ اور اس کی سخت تاکید فرماتے ۔

حضور کا سلوک اپنے دوستوں سے آپ حضرت ابوبکر رضہ کی وفاداری کا بار بار ذکر
فرماتے۔ آپ نے فرمایا۔ اگر اللہ تعالےٰ کے سوا

کسی کو خلیل بناتا۔ تو ابوبکرؓ کو بناتا۔ کہ میں
صبح وشام اُن کے گھر جاتے اور ہجرت کے
وقت اپنے ساتھ رکھا۔ اور تعلق بڑھانے
اور وفاداری کا بدلہ دینے کے لئے ان کی
لڑکی سے شادی کی (۲) حضرت عمرؓ کی لڑکی
حفصہؓ کے بیوہ ہوجانے پر ایسا ہی سلوک
ان سے کیا۔ یہ امور بھی کثرت ازدواج کا
موجب ہوئے ؎

آپکی ہمدردی اور شفقت (۱) اللہ تعالےٰ
علے خلق اللہ کی شہادت۔
لعلک باخع نفسک ان لا یکونوا مومنین
(۲) حضور مسلمانوں کے حد درجہ کے خیر خواہ
تھے۔ عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم
بالمومنین رؤف رحیم ط
(۳) مرض الموت میں بھی حضور کو یہی غم اور فکر
تھا۔ کہ کہیں حضور کے بعد لوگ حضورؐ کی قبر
کی پرستش شروع نہ کردیں۔ اس سے ڈرانے
کے لئے فرمایا۔ لعن اللہ الیہود والنصارٰی
اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد (۴) آپ
جانوروں پر بھی رحم فرماتے۔ ایک انصاری کے
باغ میں ایک اونٹنی کو بھوکا دیکھکر انصاری
کو ملامت کی۔ اور اونٹنی کے کوہان پر ہاتھ
پھیر کر پیار کیا۔

ایک گدھے کے منہ پر داغ دیا ہوا دیکھ کر
منع فرمایا۔ کہ منہ نازک جگہ ہے۔ یہاں داغ
نہیں دینا چاہیئے۔ لات پر داغ دینا ہو۔ تو
دیا کرو ؎

تیز چھری سے ذبح کرنیکا حکم دیا۔ ایک جانور
کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنے سے
روکا۔ جانوروں سے حسن سلوک کو موجب ثواب
قرار دیا۔ اور اس کی تائید میں اس فاحشہ
عورت کا واقعہ سنایا۔ جو کتے کو موزے سے
پانی پلاکر جنت میں گئی۔

جانوروں پر ظلم کو گناہ کا موجب فرمایا۔ اور
اس کی تائید میں اس عورت کا واقعہ سنایا۔ جو
بلی کو بھوکا مارنے کی وجہ سے دوزخ میں گئی
ایک شخص کو حکم دیا۔ کہ وہ جنگل کی کبوتری کے
بچوں کو چھوڑ دے۔ کیونکہ ان کی ماں بیتاب
تھی۔ (۵) آپ کو عورتوں کے ساتھ خصوصیت
سے ہمدردی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ حُبّب
الی النساء (۶) آپ نے ساری عمر انسانوں
کی ہمدردی میں صرف کردی (۷) حضور نے
بادشاہوں کو بھی حق پہنچاکر حق ہمدردی ادا
کیا۔ (۸) حضور نے ہمدردی کے بارے میں
اپنی تعلیم پر خاص زور دیا۔ لا یؤمن احدکم
حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ لؤمنون

(۹) حضورؐ بیماروں کی عیادت فرماتے۔ اور اتباع جنازہ فرماتے۔ اور دوسروں کو تاکید فرماتے ؛

آپ کا بچوں سے پیار اور ان کی تربیت (۱) سفر سے واپسی پر بچے آپ کے استقبال کیلئے جاتے۔ تو آپؐ ان کو آگے اور پیچھے سوار کر لیتے (۲) حضرت اسامہ اور حسن کو دونو رانوں پر بٹھا لیتے (۳) جب عورتیں اپنے بچوں کو آپؐ کے پاس لے جاتیں۔ تو آپ ان بچوں کو خود اپنی گود میں اٹھا لیتے۔ اور بعض اوقات وہ بچے آپ پر پیشاب بھی کر دیتے (۴) آپ بچوں سے محبت کی باتیں کرتے۔ یا عمیر ما فعل النغیر (۵) فرمایا اکرموا اولادکم۔ جب حضرت فاطمہؓ آپ کی ملاقات کے لئے جاتیں۔ تو آپ کھڑے ہو جاتے۔ اور اپنے پاس بٹھاتے (۶) امام حسنؓ کے منہ سے صدقہ کی کھجور نکلوا دی۔ اور فرمایا انا لا نأکل الصدقۃ (۷) بچپن میں امام حسن اور حسینؓ کو دعائیں سکھلانا اور خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ کرنا (۸) فرمایا۔ کہ اگر ہاتھ میں کچھ نہ ہو۔ تو بچہ کو مت کہو لے بچے ادھر آ۔

آپؐ کا عدل:۔ (۱) مرض الموت میں فرمایا۔ کہ جس کا مجھ سے قصور ہوا ہو۔ وہ اپنا بدلہ مجھ

فرمایا۔ لو سرقت فاطمۃ لقطعت یدھا (۳) اپنے داماد اور چچا کو بغیر فدیہ کے نہ چھوڑا۔ جب وہ قید ہو کر آئے (۴) یہودیوں کو بھی آپؐ کے فیصلوں پر اعتماد تھا۔ اور آپ سے فیصلہ کرانے پر رضامند تھے (۵) ایک مسلمان کو یہود کی شکایت پر سزا دیگئی ؛

آپ کی امانت:۔ (۱) مکہ میں کفار کا حضورؐ کے پاس امانتیں رکھوانا۔ اور ہجرت کے وقت حضور کا ان امانتوں کو حضرت علیؓ کے سپرد کر کے آنا (۲) کان احسن الناس قضاءً۔

حضور کے معاملات:۔ (۱) قرضہ لیتے تو اس سے زیادہ رقم واپس فرماتے (۲) حضرت ابوبکرؓ اگرچہ حضورؐ کے دوست تھے۔ مگر ان کی اونٹنی کو ہجرت کے وقت مفت استعمال کرنا پسند نہ فرمایا۔ بلکہ قیمت کا فیصلہ فرمایا (۳) مسجد کیلئے زمین بلا قیمت پیش کی گئی۔ مگر حضور نے بلا قیمت لینی پسند نہ فرمائی ؛

حضور کا تحمل:۔ (۱) صحابہؓ کے کثرت سوالات سے نہ گھبراتے۔ خندہ پیشانی سے جواب دیتے (لو استزدتہ لزادنی) (۲) ایک یہودی کا روپیہ طلب کرتے ہوئے حضور کے گلے میں کپڑا ڈالنا (۳) ایک قرضخواہ کا سخت کلامی کرنا

اور آپ کا صحابہ کو یہ فرما کر روکنا۔ ان لصاحب الحق مقالات ؛ (۴) عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کے معاندانہ رویّہ کے باوجود حضور اس سے بردباری سے پیش آتے رہے۔ حضرت عائشہؓ پر الزام لگانے کا واقعہ (۵) تہجد کے متعلق حضرت علی کے جواب کو سن کر فرمایا۔ کان الانسان اکثر شئی جدلاً ؛

حضورؐ کا صبر و استقلال :- (۱) مکّی زندگی میں حضورؐ کو اور حضورؐ کے خدام کو سخت سے سخت تکلیف دی گئی۔ گلے میں کپڑا ڈالا جانا۔ اونٹنی کا بچہ دان۔ شعب میں محصور رہنا۔ طائف میں اوباشوں کا سلوک۔ مگر حضور کے صبر و استقلال میں فرق نہ آیا۔

حضورؐ کی استقامت اور عزم : حضورؐ نے مکہ والوں کو جواب دیا۔ کہ اگر سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں رکھا جائے۔ میں اپنا کام نہیں چھوڑوں گا (۲) حضورؐ نے غزوہ احد کے موقعہ پر فرمایا۔ کہ جب نبی زرہ پہن کر نکلتا ہے۔ تو پھر وہ اسے نہیں اتارتا (۳) حضورؐ کا ناقابل جنبش ثبات (دیکھو حاشیہ ازالہ اوہام ابتدائی اوراق)

حضورؐ کا رحم :- (۱) اپنے بچے اور نواسے کی وفات پر حضورؐ کا آنسو بہانا۔ من لا یرحم لا یرحم۔ (۲) طائف کے لوگوں کے لئے باوجود فرشتہ کے کہنے کے حضور نے عذاب پسند نہ فرمایا اور ان کی ہدایت کیلئے دعا فرمائی۔ (رب اھد قومی انھم لا یعلمون)

حضورؐ کی نرمی :- (۱) قرآن شریف کی شہادت فبما رحمۃٍ من اللہ لنت لھم ولو کنت فظًّا غلیظ القلب لانفضوا من حولک (۲) اعرابی کا واقعہ۔ جس نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کیا۔ حضور نے صحابہ کو روک دیا (۳) لونڈیاں حضور کو انگلی سے پکڑ کر لیجاتی تھیں (۴) ایک عورت نے دیر تک حضور کو باتوں میں مشغول رکھا ؛

حضورؐ کی فروتنی :- (۱) باوجود اس کے کہ حضور سید ولد آدم تھے۔ حضور نے فرمایا۔ (۱) لا تفضلونی علی یونس ابن متّٰی (۲) لا تفضلونی علی موسیٰ ؛

حضورؐ کی سخاوت :- حضور نے کبھی کسی سائل کے سوال کو ردّ نہیں فرمایا۔ خود بھوکے رہ کر سائل کو کھانا دیتے۔ ما سئل رسول اللہ شیئاً قط فقال لا (شمائل ترمذی) (۲) تین دن سے زیادہ مال آپ کے پاس نہیں رہتا تھا۔ اموال آتے۔ فوراً تقسیم فرما دیتے نماز میں سونے کا ٹکڑا یاد آیا۔ فوراً گھر گئے

صدقہ کر کے واپس لوٹے (۳) رمضان میں حضور
خصوصیت کے ساتھ سخاوت فرماتے۔ کان اجود
من الریح المرسلۃ (۴) حضور نے اپنے لئے
کچھ جمع نہیں فرمایا۔ کان لا یدخر شیئاً لغد
زکوٰۃ کی نوبت کبھی نہیں آئی۔ کوئی ذاتی جائداد
نہیں چھوڑی۔ ما ترک درھماً ولا دیناراً
(صحیح بخاری) (۵) ایک دفعہ حضور نے بکریوں
کی وادی صدقہ میں دیدی (۶) ایک دفعہ ایک
بدوی کے سوال پر آپ کے پاس جو کچھ تھا۔
دے دیا۔ اس نے واپس جا کر اپنی قوم کو کہا۔
واللہ محمدؐ کو فقر وفاقہ سے بالکل ڈر نہیں۔
(۷) حضور نے فرمایا۔ اگر کوئی شخص قرضہ چھوڑ
جائے............ تو اس کا
قرضہ میں ادا کروں گا۔ اگر مال چھوڑ جائے
تو وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے:۔

حضورؐ کی شجاعت:۔ (۱) غزوہ حنین میں
جب سارا لشکر بھاگ گیا۔ حضور نے اکیلے
ہی دشمن کی طرف سواری کو پھیر کر فرمایا۔ انا
النبی لا کذب۔ انا ابن عبد المطلب۔
(۲) غزوہ احد میں جب لوگ بھاگ کھڑے
ہوئے حضور میدان میں کھڑے رہے سخت
تکلیف بھی پہنچی۔ زخموں سے نڈھال ہو گئے۔
(۳) مدینہ میں ایک رات شور سنتے ہی سب سے
پہلے مدینہ سے باہر اکیلے چلے گئے (۴) صحابہ
کی شہادت کہ آپ سب سے زیادہ بہادر تھے۔
(۵) اپنے سے کئی گنا لشکر کو شکست دیتے
رہے:۔

حضور کا حیاء:۔ (۱) حضرت زینب کے ولیمہ
کا واقعہ قرآن شریف میں ذکر (۲) حضور کی
نسبت کہا گیا ہے۔ کہ حضور کنواری لڑکی سے
بھی زیادہ حیادار تھے:۔

حضور کا عفو:۔ (۱) حضرت عائشہ فرماتی
ہیں ما انتقم رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم لنفسہ فی شئ قط (۲) حضور نے
جانی دشمنوں کو جو سزائے قتل کے مستحق تھے۔
غلبہ پانے کے بعد بالکل معاف کر دیا۔
(ا) فتح مکہ کے موقعہ پر تمام دشمنوں کو کہدیا
لا تثریب علیکم الیوم (ب) اپنے چچا
کے قاتل اور اپنی بیٹی کے قاتل کو معاف
فرما دیا (ج) ابوسفیان۔ ابن خطل۔ کعب
بن زہیر۔ مصنف قصیدہ بانت سعاد۔ عکرمہ
ہندہ۔ زہیر جو ہجو کرتا تھا۔ سراقہ کو جو ہجرت
کے وقت پکڑنے یا سر اتارنے کیلئے تعاقب کرتا
ہؤا آیا۔ معاف فرما دیا (د) حضور کو جس نے
تلوار کھینچ کر کہا تھا۔ کہ تمہیں اس وقت کون
بچا سکتا ہے۔ معاف فرما دیا:۔

حضور کی پاکیزہ عادات:۔ (۱) آپ بالکل سادہ زندگی بسر کرتے تھے (۲) مال و دولت جاہ و حشمت سے رغبت نہ تھی۔ (۳) خدا کا نام لیکر کھاتے اور کھانیکے بعد۔ لباس پہننے کے بعد خدا کا شکر ادا فرماتے (۴) آپ بہت پیٹ بھر کر نہیں کھاتے تھے۔ (۵) حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کبھی جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی (۶) پانی پینے کے وقت تین دفعہ درمیان میں سانس لیتے (۷) ریشمی کپڑے نہیں پہنتے تھے۔ نرم بستر کے عادی نہ تھے۔ جسم مبارک پر چٹائی کے نشان پڑ جاتے۔ (۸) شہد اور دودھ پاکیزہ چیزیں پسند فرماتے (۹) ہر کام دائیں طرف سے شروع فرماتے (۱۰) صاف صاف بات کرتے نصیحت کی بات تین دفعہ دہراتے۔ پھر پوچھتے۔ الا ھل بلغت۔ (۱۱) آپ اشارہ کیساتھ کسی سے بات نہ کرتے (۱۲) اپنے ہاتھ کے ساتھ کام کرنا عار نہیں سمجھتے تھے۔ مسجد کو بنانے کے وقت خود اینٹیں اٹھاتے۔ خود جوتی کو گانٹھ لیتے۔ کپڑا سی لیتے لکڑیاں پھاڑ لیتے۔ خندق کے کھودنے میں خود شریک ہوئے۔ بھوکا رہکر کام کیا۔ حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا گیا۔ ما کان یصنع فی بیتہٖ آپ نے فرمایا۔ کان یکون فی مھنۃ اھلہٖ۔ (۱۳) ما اوقدت فی ابیات رسول اللہ نارٌ الخ دو دو ماہ تک گھر میں آگ نہیں جلتی تھی۔ محض کھجوروں اور پانی پر گذارہ فرماتے۔ ما شبع ال محمد منذ قدم المدینۃ من طعام البر ثلاثۃ ایام (۱۴) حضور نے اپنی اولاد کو بھی اپنے جیسی زندگی بسر کرنے کا سبق دیا۔ حضرت فاطمہ کا گھر کا کام کاج کیلئے غلام مانگنا۔ اور حضور کا جواب کہ تسبیح کر لیا کرو (۱۵) صدقہ کی چیز کھانے سے اجتناب کرتے۔ بستر پر گری ہوئی کھجور نہ کھاتے۔ اس خوف سے کہ شاید صدقہ کی کھجور ہو۔ اپنی اولاد کو بھی صدقہ کی چیز نہیں کھانے دیتے تھے۔ حرمت الصدقات علی ال محمد۔ تمام بنو ہاشم کیلئے زکوٰۃ اور صدقہ منع فرما دیئے (۱۶) اگر کوئی شخص مصافحہ کرتا تو پہلے اپنا ہاتھ نہیں الگ کرتے تھے۔ اور نہ پہلے اپنا منہ اس سے پھیرتے اذا صافح الرجل لم ینزع یدہ حتی یکون ھو الذی ینزع یدہٗ ولا یصرف وجہہ عن وجہہ حتی یکون ھو الخ (۱۷) حضور کو تعریف بے جا سے نفرت تھی۔ عورتوں کو وفینا نبی یعلم ما فی غدٍ کہنے سے روک دیا۔

کتب برائے مطالعہ
قرآن مجید۔ صحیح بخاری۔ شمائل ترمذی۔ مشکوٰۃ۔ مدارج النبوۃ۔ خاتم النبیین (مرزا بشیر احمد صاحب) سیرت النبی (شبلی) سیرت النبی (حضرت خلیفۃ المسیح ثانی) تذکرۃ المصطفٰی۔ برگزیدہ رسول (مہاشہ فضل حسین قادیان) سیرۃ رحمۃ للعالمین (سلیمان پٹیالوی)۔

آپ کے بیٹے ابراہیم کی وفات کے دن کسوف ہوا
تو صحابہ کے اس خیال کی تردید کی۔ کہ یہ موت کیوجہ
سے ہے۔ (۱۸) آپکا مزاج بھی کوئی خلاف واقعہ یا
ناجائز فعل نہ ہوتا (۱۹) شراب اور نشئی اشیاء سے
ہمیشہ پرہیز رکھتے تھے (۲۰) آپ ہمیشہ بہتر چیز
اختیار فرماتے۔ اشعریوں کے وفد کو تبوک کے موقعہ
پر انکار کے بعد اونٹ دیتے ہوئے فرمایا۔ ولاکن
لا احلف علی یمین واری غیرھا خیرا منھا الخ

حضور کی فراست:۔ حضرت ابوہریرہ بھوکے
تھے۔ آیت کا مطلب حضور سے پوچھا۔ حضور نے
ان کو دودھ پلایا ؎

بدرسوم کی بیخکنی:۔ (۱) لڑکیوں کو زندہ درگور
کرنے کی رسم کو دور فرمایا۔ (۲) برہنگی کی حالت
میں طواف کرنیکو منع فرمایا (۳) متبنّٰی کو حقیقی بیٹے
کے برابر سمجھنے اور اس کی بیوی کو بہو قرار دینے
کی رسم کو دور کیا۔ اور زید کی مطلقہ بیوی سے
خود نکاح کر کے دوسروں کیلئے نمونہ قائم کیا۔
جیسا کہ حضور نے ہر ایک شرعی امر میں اپنے عمل
سے نمونہ پیش فرمایا (۴) پانچوقت شراب کی
جگہ پانچ وقت کی نماز انہی اوقات میں مقرر
ہوئی ؎

حضور کی قولی پاکیزگی:۔ (۱) ماسبّ قط

اور کثرت سے دعائیں کرنا (۴) ما کان
فاحشا و لا متفحشا (۵) قریش کی شہادت
ما جربنا علیک کذبا (بخاری کتاب التفسیر)
(۶) بددعا اور لعنت کرنے سے اجتناب۔

حضور کی ظاہری پاکیزگی:۔ (۱) حضور
نے روحانی پاکیزگی کو جسمانی پاکیزگی کیساتھ
وابستہ قرار فرمایا۔ والرجز فاھجر وثیابک
فطھر (۲) پانچ وقت کے وضوء میں مختلف
اعضاء کو دھوتے (۳) غسل فرما کر اپنے
تمام جسم کو پاک وصاف رکھتے (۴) ہمیشہ
مسواک کرتے۔ حتیٰ کہ مرض الموت میں بھی۔
(۵) بالوں کو کنگھی کرتے (۶) خوشبو استعمال
کرتے۔ (۷) بدن۔ مکان۔ مسجد میں صفائی
اور نظافت کو پسند فرماتے (۸) بدبودار
چیزوں سے مثلاً پیاز۔ لہسن وغیرہ سے
نفرت کرتے۔ مسجد میں بھی پیاز کھا کر آنیسے
لوگوں کو روکتے (۹) ہر جمعہ کو کپڑے بدلاتے
اور دوسروں کو تاکید فرماتے (۱۰) صفوں میں
صفائی اور انتظام کی تاکید کرتے۔ ٹیڑھی
صفوں کا نتیجہ ہوگا۔ کہ دل ٹیڑھے ہونگے۔
ظاہری صفائی کو باطنی صفائی سے تعلق ہے
(۱۱) وضو۔ غسل وغیرہ کے بعد دعا فرماتے تا

حضور کا اثر قدسی:- (۱) درخت اپنے پھل سے
پہچانا جاتا ہے۔ حضور نے صحابہ میں ایک پاک
تبدیلی پیدا کردی۔ عرب کی پہلی حالت کا اسلامی
زمانہ ـــــ سے مقابلہ وحشیوں کو مہذب انسان
اور مہذب انسانوں سے باخدا انسان بنا دیا (۲)
یزکیھم قرآن شریف کی شہادت ہے (۳) حضور
کے ایک ہی حکم سے شراب خوری کو قطعاً ترک کر دیا
گیا۔ شراب کے مٹکے توڑ دیے گئے (۴) اسی طرح
قمار بازی اور دوسری بُری عادتوں کو قطعاً چھوڑ
دیا (۵) عورتیں بھی اور مرد بھی اپنی بدی کا اقرار
کرکے رجم جیسی سزا کی درخواست کرتیں۔ تا وہ اس
گناہ کی سزا بھگت کر پاک ہو جائیں۔ اور خدا کے
عذاب سے بچ جائیں (۶) خدا کے احکام کی خلاف
ورزی کو ہلاکت یقین کرتے۔ اس صحابی کا واقعہ
جس نے رمضان میں اپنی بیوی سے مباشرت کی اور
آکر کہا۔ ھلکت (۷) کعب بن مالک کا واقعہ اور
اس کی ثابت قدمی (۸) حضور کے اثر سے شدید دشمن
ولی حمیم ہو جاتے۔ حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کا
واقعہ (۹) ابوجہل جیسا متکبرؔ معاند دشمن حضور کی
بات سے ایسا متاثر ہوا۔ کہ غریب مسلمانوں کا حق
ادا کردیا۔ بڑے بڑے متکبر حضور کی بات سے متاثر
ہو جاتے (۱۰) ہندؓ کا قول۔ کہ پہلے آنحضرت سے

اور کسی سے محبت نہیں۔ ما کان علی ظهر الارض
من خباء الخ (۱۱) بعض صحابہ نے دین کے
حصول اور تبلیغ کیلئے زندگیاں وقف کردیں۔
اصحاب الصفہ۔ (۱۲) اناق اور مرصد کا واقعہ۔
مرصد اسلام سے پہلے اناق پر عاشق تھے۔ مگر
اناق توجہ نہیں کرتی تھی۔ مرصد کے مسلمان ہونے
پر اناق نے خود بلایا۔ مگر مرصد نے جواب دیا۔ کہ
اب میں مسلمان ہو چکا ہوں (۱۳) عرب جیسے
سرکش ملک نے حضور کے آگے سر جھکا دیا۔
(۱۴) بعض صحابہ تمام رات نماز پڑھتے اور دن
کو روزہ رکھتے۔ آنحضرتؐ کو کہنا پڑا۔ کہ سوئیں
بھی اور قیام بھی کریں۔ روزہ بھی رکھیں اور
افطار بھی کریں۔
(۱۵) حضرت خبیبؓ جس گھر میں قید رہ کر شہید
کئے گئے۔ انہوں نے گواہی دی۔ کہ ایسا نیک
قیدی ہم نے کبھی پہلے نہیں دیکھا۔
(۱۶) ایک عورت کو جب اُحد کے دن معلوم ہوا
کہ آنحضرت صلعم زندہ ہیں۔ تو اس نے اپنے باپ
وغیرہ کی شہادت کو بھلا دیا (۱۷) صحابی صحابیات
اپنے بچوں کو بھوکا سلا کر مہمانوں کو کھانا کھلاتے
(۱۸) صحابہ کی پاکیزگی کے متعلق کتب سابقہ کی
شہادت۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔

شن حضورؐ کی وفات کے بعد بھی برابر جاری رہتا رہا۔ (۲۰) ہر زمانہ میں حضور کی اتباع کر کے واصلین باللہ اور مامورین پیدا ہوتے رہے جنہوں نے کہا۔

کرامت گرچہ بے نام و نشاں است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

بعد از دعویٰ نبوت، حضور کی پاکیزہ زندگی کے متعلق بعض شہادتیں

حضور کا اپنا دعویٰ انا اتقکم للّٰہ (۲) حضرت عائشہؓ کی شہادت۔ کان خلقه القرآن (۳) انسؓ کی شہادت کہ حضور کے اخلاق سب سے اچھے تھے :-

(۴) حضرت معاویہ کی شہادت کہ خدا کی قسم آنحضرتؐ سے بڑھ کر کوئی خلیق انسان نہ تھا :-

(۵) چند نوجوانوں کی شہادت جو چند یوم مدینہ میں حضور کے پاس ٹھہرے۔ کہ حضور نہایت رحیم و کریم تھے۔ (صحیح بخاری)

(۶) ایک صحابی کی شہادت :-

واحسن منك لم تر قط عيني،
واجمل منك لم تلد النساء،
خلقت مبرءً من كل عيب،

نوٹ :- جسم کی ظاہری بناوٹ کا اخلاق پر بھی اثر ہوتا ہے۔ اور حضور کا احسن تقویم میں ہونا حضور کے اخلاق کاملہ کی ایک علامت اور دلیل ہے :-

(۷) کتب سابقہ کی شہادت۔ مقدس تیمان سے آیا۔ پاران پر جلوہ گر ہوا۔ حبقوق ۳-۳ - (۸) اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت۔ حضور کے ساتھ غیر معمولی نصرت الٰہی کا ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور کی پاکیزہ زندگی کی ایک عملی شہادت ہے

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

(۹) غیر مذاہب کے لوگوں کی شہادت (دیکھو برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول)

خاتمہ :- ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کو ہر قسم کی پاکیزگی حاصل تھی۔ دنیا میں پاکیزہ زندگی کے لئے جو معیار ہے۔ اور اس سے کوئی قوم کسی مقدس انسان کو پاکباز مانتی ہو۔ تو ہم اس سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ بعونہ تعالےٰ ثابت کر سکتے ہیں :-

والسلام

(باہتمام بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور سیکرٹری

کتب جو زیر مطالعہ رہیں: قرآن مجید۔ صحیح بخاری۔ شمائل ترمذی۔ مشکوٰۃ۔ مدارج النبوۃ۔ خاتم النبیین (مرزا بشیر احمد صاحب) سیرت النبی (شبلی) سیرۃ النبی (خلیفۃ المسیح ثانی) تذکرۃ المصطفیٰ۔ برگزیدہ رسول (بھائی فضل حسین قادیان) سیرۃ رحمۃ للعالمین (سلیمان پٹیالوی) :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
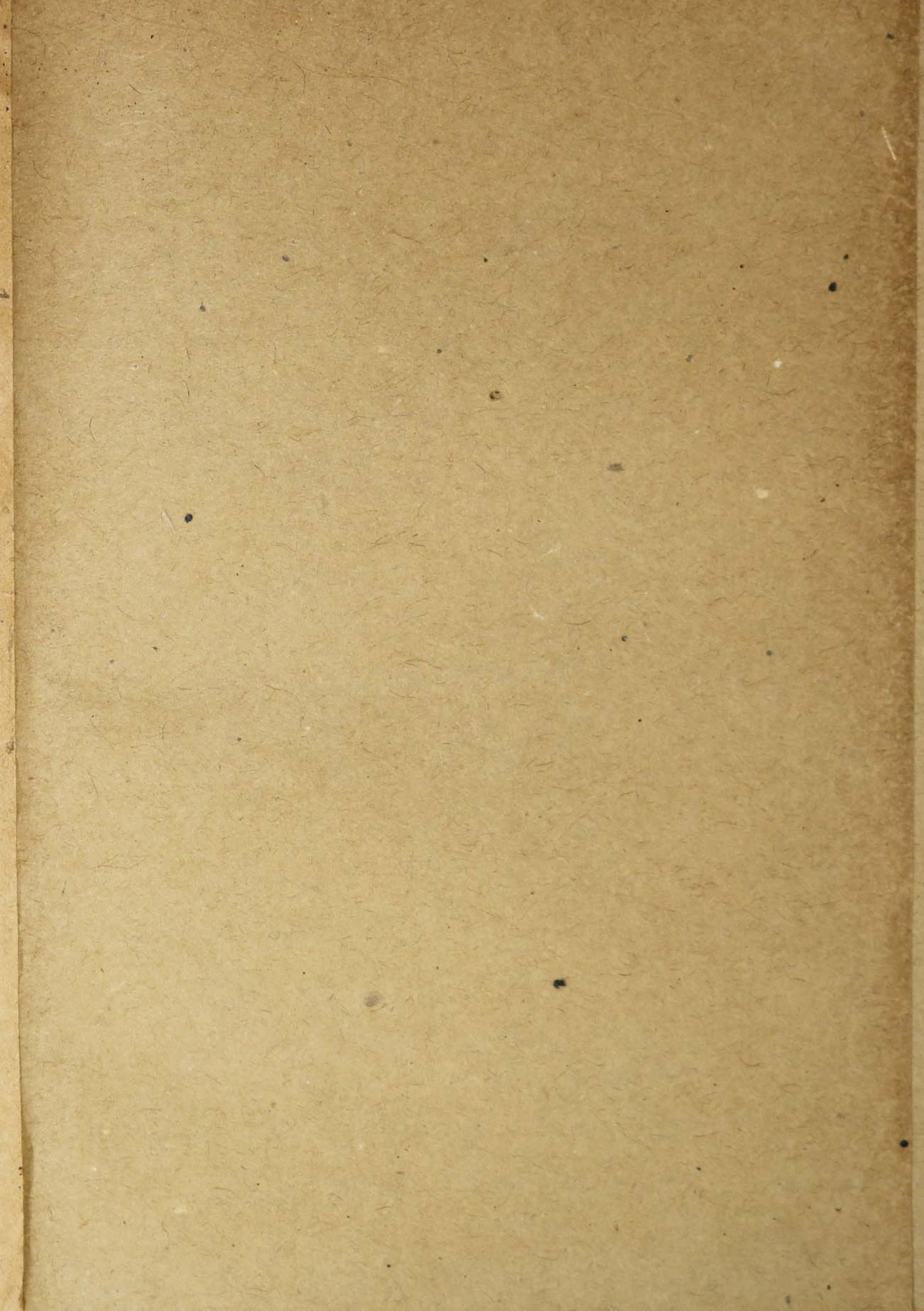
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی

شائع کردہ سیکرٹری ترقی اسلام قادیان

تمہید ذیل میں اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے مختلف پہلوؤں کے متعلق نوٹ جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن تقریر کرنے والوں کے لئے ضروری نہیں۔ کہ وہ ان سب امور کا ذکر کریں۔ بلکہ اگر وقت اجازت نہ دے تو وہ بعض حصوں کو چھوڑ بھی سکتے ہیں۔ تقریر زیادہ لمبی نہ ہو۔ تا سامعین اکتا نہ جائیں۔ ایک گھنٹہ سے زیادہ تقریر نہیں ہونی چاہیئے۔ جن کتابوں کی فہرست دوسرے ٹریکٹ کے آخر میں دی گئی ہے۔ ان سب کا دیکھنا ضروری نہیں۔ بلکہ جو ان کو میسر آسکیں۔ اور جن سے کافی معلومات حاصل ہو سکیں۔ انہیں پر اکتفا کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر مناسب سمجھیں اور وقت اجازت دے۔ تو ان نوٹوں کو بڑھا بھی سکتے ہیں۔ کسی سیرت کی کتاب کے مطالعہ کے علاوہ کسی صحیح حدیث کی کتاب کا دیکھنا بھی ضروری ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر روشنی ڈالنے والی بہت سی ایسی باتیں ہیں۔ جو صرف احادیث کی کتابوں سے ملتی ہیں۔ نیز حدیث کی کتب اور قرآن کریم کے مطالعہ سے ناظرین کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا بھی علم حاصل ہوگا۔

پاکیزہ زندگی کا مفہوم اسلام میں

اسلام سے قبل پاکیزہ زندگی کے مفہوم میں افراط و تفریط سے کام لیا جاتا تھا۔ مثلاً مسیحیت نے رہبانیت اور ترک لذات کو اعلیٰ معیار قرار دیا۔ ایسا ہی بدھ مذہب اور ہندو مذہب بھی انتہا پسند ہیں۔ ان مذاہب میں ترک دنیا۔ نفس کو بیجا تکلیف۔ عمدہ غذا لباس وغیرہ ترک کرنا۔ بدن پر راکھ ملنا۔ شادی نہ کرنا وغیرہ۔ پاکیزگی کا بہترین ذریعہ سمجھا گیا ہے۔ اسلام اعتدال سکھاتا ہے۔ وہ رہبانیت کا طریق نہیں سکھاتا۔ بلکہ کہتا ہے۔ کہ لا رھبانیۃ فی الاسلام۔ اسلام کی تعلیم ہے۔ کہ دنیا سے تعلقات رکھتے ہوئے انسان پاکیزہ زندگی اختیار کرے

قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہٖ والطیبات من الرزق۔ اسی طرح صرف نرمی اور فروتنی اور عاجزی کو پاکیزہ زندگی کا معیار قرار نہیں دیتا۔ بلکہ تمام قوتوں کو موقع اور محل کے مطابق مناسب طور پر استعمال کرنا اخلاق کی تکمیل قرار دیتا ہے ؎

آنحضرت صلعم دنیا کیلئے ایک کامل نمونہ ہیں

قرآن شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام بنی نوع انسان کیلئے کامل نمونہ کے طور پر پیش فرماتا ہے۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔ آپ کو ایک خصوصیت حاصل ہے۔ جو آپ سے پہلے کے انبیاء علیہم السلام میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ وہ یہ کہ آپ کی زندگی کے تفصیلی حالات محفوظ ہیں ؎

دوسری خصوصیت آپ کو یہ حاصل ہے۔ کہ آپکو تمام اخلاق انسانی کے اظہار کا پورا پورا موقع حاصل ہوا۔ یعنی آپ کو اپنی زندگی میں ایسے حالات سے گذرنا پڑا۔ کہ آپ سب انسانوں کیلئے ایک کامل عملی نمونہ پیش کر سکے۔ آپ کی زندگی بچوں کیلئے بھی نمونہ ہے۔ جوانوں کیلئے بھی اور بوڑھوں کے لئے بھی۔ رعایا کیلئے بھی اور حکام کیلئے بھی دنیا کے کاروباری انسانوں کے لئے بھی اور زاہدوں اور عابدوں کیلئے بھی۔ بادشاہوں۔ جرنیلوں اور سیاست دانوں کیلئے بھی اور قاضیوں و دا[...] قوانین اور مجسٹریٹوں کے لئے بھی۔ غرض زندگی کا کوئی شعبہ نہیں۔ جس میں آپ نے عملی طور اعلیٰ نمونہ پیش نہیں فرمایا۔ قرآن میں کامل تعلیم پیش کی گئی ہے۔ اور آپ کے وجود میں اس کامل تعلیم کا عملی نمونہ پیش کیا گیا۔ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنَ ؎

آنحضرت صلعم کی نسبی پاکیزگی

خاندانی شرافت بھی اخلاق کا ایک منبع ہے اور آپ کو یہ بھی حاصل تھی (۱) آپ حضرت ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ کی موعود اولاد تھے (۲) آپؐ کا خاندان اشراف عرب میں سے تھا۔ (۳) آپؐ کے متولی نہایت صالح اور معزز تھے ؎

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فطری پاکیزگی

آپ ایسے ملک میں پیدا ہوئے۔ جہاں جہالت بُت پرستی۔ قمار بازی۔ شراب خوری۔ بدکاری۔ غارت گری اور ہر قسم کی گندگی کی کثرت تھی۔ مگر آپؐ بچپن سے ہی ان تمام ناپاکیوں سے پورے طور پر مجتنب رہے ؎

پھر آپؐ بچپن میں بکریاں چرانے میں مشغول رہے۔ اور آپ کو اُجڈ اور وحشی لوگوں کی صحبت میں رہنا پڑا۔ مگر ان تمام بداثرات کا آپ پر ذرہ بھر اثر نہ ہوا ؎ پھر آپ یتیم تھے۔

اور یوں صرتیمی کے تربیت میں بہت سے نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ مگر اس وجہ سے بھی آپ پر کوئی بُرا اثر نہ پڑا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ طفولیت

(۱) بچپن میں ہی آپ کا وقار۔ ضبطِ نفس اور سوال سے نفرت حاصل تھی۔ آپ کھانا بھی مانگ کر نہ لیتے تھے۔ ابو طالب کی لونڈی کی شہادت (۲) بچپن میں ہی آپ حد درجہ کے حیادار تھے۔ بناء کعبہ کے موقع پر تہ بند اتار جانے کیوقت آپ کے غش کھا جانے کا واقعہ (۳) ابو طالب کی شہادت "لم ار منہ کذبۃ ولا ضحکا ولا جاھلیۃ ولا وقفا مع الصبیان" (ترجمہ نہیں دیکھا میں نے آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے یا ہنسی مذاق کرتے ہوئے نہ جاہلیت کا کام کرتے ہوئے اور نہ بازاری لڑکوں کے ساتھ میل جول کرتے ہوئے۔) (۴) آپ کے عادات حمیدہ نے عبد المطلب اور ابو طالب اور آپ کی دائی کے قبیلہ کو آپ کا گرویدہ کر لیا۔ (۵) ابو طالب بوجہ محبت سفر شام میں بھی آپ کو پیچھے چھوڑ کر نہ جا سکے (۶) آپ میں نیکی اور پاکیزگی کے آثار ایسے نمایاں تھے۔ کہ بحیرہ راہب نے ان میں علاماتِ نبوت کو مشاہدہ کر لیا۔

آنحضرت صلعم کا زمانہ جوانی قبل از نبوت

(۱) آپکی دیانتداری ایسی ثابت شدہ تھی۔ کہ حضرت خدیجہ رضؓ نے باوجود دوسرے رشتہ داروں کی موجودگی کے آپ کو اپنے مال کی تجارت کیلئے پسند کیا (ب) اور آپکے پاکیزہ اخلاق دیکھکر باوجود دوسری درخواستوں کے نکاح کا پیغام دیا (۲) حضرت خدیجہ کے غلام میسرہ نے آپ کی صفائی معاملہ اور دیانتداری اور پاکیزہ روی کی شہادت دی (۳) آپکو قوم نے امین اور صدوق کا خطاب دیا (۴) آپ کے نیک راستباز۔ امین۔ دانشمند۔ ہمدرد قوم ہونیکے متعلق لوگوں کے دلوں میں یقین راسخ تھا اور قومی تنازعات میں آپ کو بڑی خوشی سے حکم بنانے کیلئے تیار ہوتے اور لوگوں کو آپ پر اعتماد تھا۔ حجر اسود کے رکھنے کا واقعہ (۵) آپ مظلومین کی مدد کرتے اور نیک کاموں میں لوگوں کے ساتھ تعاون فرماتے

. . . .

. . . . چنانچہ آپ حلف الفضول میں شامل ہوئے اور بعد میں زمانہ نبوۃ میں بھی فرمایا۔ کہ میں ایسے معاہدہ میں اب بھی شامل ہونے کیلئے تیار ہوں۔ اس معاہدہ کے مقابلہ میں اگر سُرخ اونٹ دیئے جاتے تو نہ لیتا (۶) آپ بزرگوں کی اطاعت اپنی مرضی کے خلاف بھی کرتے۔ حرب الفجار کا واقعہ۔ بناء کعبہ کیوقت حضرت عباسؓ کی اطاعت۔

(۷) حضور کی محرم راز حضرت خدیجہ کی شہادت۔

كَلَّا وَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ (۸) آپ کے غلاموں پر آپکے حسنِ سلوک کا اثر۔ زید کا اپنے باپ اور چچا کے ساتھ جانے سے انکار (۹) آپ اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ کی تلاش میں سرشار رہتے۔ اور عین جوانی میں سوسائٹی کو چھوڑ کر غار حرا میں بہت سا حصہ وقت کا یادِ خدا میں گذارنے لگے (۱۰) سائب وقیس بن سائب مخزومی جن کو آپ سے تجارت میں سابقہ پڑا شہادت دیتے ہیں۔ کہ "آپ کا معاملہ نہایت صاف رہتا تھا۔ اور کبھی جھگڑا نہ ہوتا تھا کنت لا تداری ولا تماری" (۱۱) آپ کے اخلاق حسنہ اور عہد کی حیرت انگیز پابندی کے متعلق عبداللہ ابن الحساد کی شہادت۔ وعدہ گاہ پر تین دن موجود رہنا۔ (۱۲) آپ کی محبت الٰہی کا ثبوت "عشق محمد ربہٖ" کے مشہور مقولہ سے ملتا ہے۔ جو لوگوں کی زبان پر بطور ضرب المثل کے جاری ہوا (۱۳) آپ کی صداقت کے متعلق تمام کفار قریش نے متفقہ گواہی دی۔ "ما جربنا علیک کذبا" (بخاری کتاب التفسیر) (۱۴) جب ہرقل نے آپ کے جانی دشمن ابو سفیان سے پوچھا "ھل کنتم تتھمونہ" ۔ تو اس نے آپ کے سچے اور راستباز ہونے کے متعلق اقرار کیا (۱۵) نضر بن الحرث نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ محمد تم میں بچپن سے پسندیدہ خو۔ راستبازی

دیانت میں سب سے بڑھکر ہے۔ اب اسے بُرا کہتے ہو؟ (۱۶) آپکے چچا ابو طالب جن کے پاس آپ نے بچپن اور شباب کا زمانہ گذرا۔ آپ کی نسبت دوسری شہادت یہ دیتے ہیں "وابیض یستسقی الغمام بوجھہ ثمال الیتامیٰ عصمۃ للارملۃ" (۱۷) آپ کے دوست نہایت نیک انسان تھے۔ مثلاً حضرت ابو بکر و حکیم بن حزام وغیرہ حضرات ابو بکر کے متعلق ابن دغنہ کی شہادت (۱۸) آپ کے دشمن امیہ بن خلف کی شہادت "واللّٰہ ما یکذب محمد اذا حدث" خدا کی قسم محمد (صلعم) جب بات کرتا ہے تو جھوٹ نہیں بولتا۔ (۱۹) ابوجہل جیسے دشمن کی شہادت کہ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ "انا لا نکذبک بل نکذب ما جئت بہٖ" (۲۰) حضرت ابو بکرؓ جیسے محرم راز دوست نے آپکا دعویٰ سنتے ہی اسلام لا کر اس امر کی شہادت دی کہ آپ سے جھوٹ کا سرزد ہونا ناممکن ہے۔ حضرت خدیجہؓ حضرت علیؓ زید اور ابو بکرؓ کا جو آپکے حالات سے گہری واقفیت رکھتے تھے۔ آپکے دعویٰ کے ساتھ ہی ایمان لانا۔ آپ کی پاکیزگی کا ثبوت (۲۱) ایک شہادت قرآن کا وہ زبردست چیلنج ہے۔ جو اس نے ہر ایک شخص کو دیا۔ "فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہٖ افلا تعقلون" ط پھر قرآن شریف کی یہ شہادت ہے۔ "انک لعلیٰ خلق عظیم" ط پھر

فرماتا ہے۔ فانھم لا یکذبونک ولکن الظالمین
بآیات اللہ یجحدون ط (۲۳) تمام طبعی جذبات
پر آپ کو قابو تھا۔ عین شباب کے زمانہ میں ۴۰
سال کی بیوہ سے شادی کرنا اور قریباً ۵۰ سال
کی عمر تک اسی کے ساتھ نباہنا حالانکہ ملک میں
کثرت ازدواج کا عام رواج تھا (۲۳) غریب
رشتہ داروں سے ہمدردی۔ حضرت علیؓ کو اپنی کفالت
میں لے لینا اور حضرت عباس کو تحریک کرنا کہ
ابو طالب کا کوئی لڑکا لے لو (۲۴) سوال سے
عفت۔ غربت میں اپنی معاش خود پیدا کرتے۔
کسی کام کو عیب خیال نہ کرتے تھے۔ بکریاں چرا
کر گذارہ کرتے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کنت ارعیٰ
الغنم علی قراریط لاھل مکۃ (۲۵) دنیا
سے آپ بچپن سے ہی بے رغبت تھے۔ ایک شہرہ
غزل کی مجلس اور حضور کا صبح تک سویا رہنا۔

آپ کی زندگی بعد از دعویٰ نبوت

آپؐ کا تعلق باللہ

(۱) آپ ہر وقت اٹھتے بیٹھتے۔ سونے کے وقت
جاگنے کے وقت کھانے کے وقت پینے کے
وقت گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت قضائے
حاجت اور اس سے فراغت کے وقت وضوء
کے وقت۔ رنج و راحت میں۔ بی بیوں سے
صحبت کے وقت۔ بلندیوں پر چڑھنے اور اترنے
سفر پر جانے اور واپسی کے وقت صبح و شام
خدا کو یاد کرتے۔ ایک دم بھی خدا سے غافل
نہ رہتے۔ آپ کے ہر ایک کام اور ہر ایک بات
میں خدا ہی تھا۔ کان یذکر اللہ فی احیانہ
کلہ (۲) آپ پنجوقت اللہ تعالیٰ کی عبادت
کرتے۔ رات کی عبادت سے آپکے پاؤں پر ورم
ہو جاتا تھا۔ عبادت میں آپ کو راحت حاصل
ہوتی۔ فرمایا۔ قرۃ عینی فی الصلوٰۃ جب
بلالؓ کو اذان کے لئے کہتے۔ تو فرماتے ارحنا
یا بلال (۳) آپ کثرت سے روزے رکھتے
(۴) جب آپ کو کہا گیا۔ کہ آپ کو اس قدر
عبادت اور مجاہدہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔
تو آپ نے فرمایا۔ افلا اکون عبداً شکوراً
اس سے معلوم ہوا۔ کہ آپ اس قدر عبادت
کرتے تھے۔ کہ لوگوں کو دیکھ کر تعجب ہوا۔ نیز
اس سے آپ کا صدرجہ کا شکر گذار ہونا بھی
ثابت ہوا (۵) ایمان باللہ اور اللہ تعالیٰ
پر توکل کا کوئی انتہاء نہ تھا۔ آپؐ نے مکہ
والوں کو بے بسی اور بے کسی میں فرمایا کہ اگر سورج
میرے دائیں اور چاند میرے بائیں رکھ دو
پھر بھی میں اپنے کام کو نہیں چھوڑوں گا۔
اپنے چچا کو جواب دیا۔ کہ میں یہ کام نہیں
چھوڑ سکتا۔ خواہ تم اپنی حفاظت ہٹا لو۔